ادبی صحافت کا مفہوم، آغاز و ارتقاء:

ادبی صحافت کا مفہوم:

صحافی کی نظر صرف اور صرف خبر یا اطلاع پر ہوتی ہے۔ جبکہ ادبی صحافت میں خبر یا اطلاع سے متعلق ایک مستحکم نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک عام صحافی اپنی خبریں اور اطلاعات سپاٹ انداز سے پیش کرتا ہے جبکہ ادبی صحافی ان اطلاعات کے پس پردہ محرکات کو اپنے جذبات کے ساتھ شعوری طور پر آزادانہ پیش کر کے اپنا نمایاں نقطہ نظر مد مقابل رکھتا ہے۔

ادبی صحافت کا بہترین نمونہ:

ناول، افسانے، کہانی اور تنقیدی مضامین یہ تمام ادبی صحافت کا بہترین نمونہ ہے۔ ان تمام Creative arts میں سوچ اور سماجی حالات شامل ہوتے ہیں۔ ادبی صحافت عوام کے ذہن اور دل پر طویل عرصے تک اپنے نقوش ثبت کرنے میں کامیاب رہی۔ کسی ادب پارے کو ادبی نقطہ نظر کے ساتھ موجودہ حالات کے ساتھ منسلک نہ کیا جائے تو وہ صرف ایک معمولی خبر بن کر رہ جاتی ہے۔ جس کی وقعت صرف چند لمحوں ساعتوں کی ہوتی ہے۔

ادب کی بنیاد:

ادب کی بنیاد حقائق پر بھی

ہوتی ہے جو اس دور کے حالات کے مطابق ہوتی ہے اس معنوں میں سماجی زندگی سے منسلک ادب ہی ادبی صحافت کہلاتا ہے۔

ادب خود تبدیلی نہیں کرتا بلکہ ذہن کو تبدیل کرتا ہے ادبی صحافت اس کی زندہ مثال ہے۔ کوئی بھی خبر یا اطلاع صرف سچ کا پہلو سامنے رکھتی ہے اس کے پس پردہ امکانات، حالات اور محرکات کو مدنظر نہیں رکھتی۔ جب کہ کسی ادیب کی نظر سے کسی اطلاع کو اگر دیکھیں تو ایک ناول یا افسانہ میں کئی سالوں تک لوگوں کے ذہنوں پر چھا جائے گا۔

اردو صحافت کا آغاز و ارتقاء

(1) صحافت کا جنم

اردو صحافت کا جنم اردو شاعری کی طرح فارسی صحافت کی کوکھ سے ہوا۔ ہندوستان میں فارسی زبان کے اخبارات مغل حکومت کے سنہری دور میں جاری ہوئے۔ لیکن یہ فارسی اخبارات بھی فارسی شاعری کی طرح عام ہندوستانی معاشرے سے لاتعلق تھے۔ فارسی اخبار تک صرف خاص طبقہ کے لوگ پہنچ سکتے تھے۔

اس حوالے سے گربچن چندن لکھتے ہیں:

"اورنگزیب عالمگیر کے زمانہ میں شاہی محل کے لیے ایک اخبار شائع کیا جاتا تھا یہ اخبار آج کی طرح چاندنی چوک میں آواز لگا کر بیچا نہیں جاتا تھا۔ اس کے علاوہ مغل بادشاہوں کے وقت میں بھی ایک اخبار شاہی محل میں جاری ہوتا تھا۔"

ہندوستان میں صحافت کا باقاعدہ آغاز

ہندوستان میں اردو صحافت کا باقاعدہ آغاز 1822ء میں ہوا حالانکہ اس سے پہلے ہندوستان میں فارسی صحافت کا رواج تھا لیکن کلکتہ کی سرزمین سے اردو کے افق پر ایک تابندہ ستارہ "جامِ جہاں نما" طلوع ہوا۔

جامِ جہاں نما اولین اخبار

"جامِ جہاں نما" اردو کا اولین مطبوعہ اخبار ہے جو 27 مارچ 1822ء کو کلکتہ سے جاری ہوا۔ اس اخبار کے ایڈیٹر منشی سدا سکھ تھا یہ ایک ہفتہ روزہ اخبار تھا۔ اس اخبار کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ یہ اردو کا پہلا اخبار تھا مگر اس کے ایڈیٹر اور مالک غیر مسلم ہے۔

1857 کی جنگ آزادی سے قبل

1857ء جنگ آزادی سے قبل ہندوستان کے مختلف شہروں سے متعدد اردو اخبارات جاری ہو چکے تھے 1837ء میں بمبئی سے "بمبئی سماچار" یہ اخبار اردو میں جاری ہوا۔ حالانکہ فارسی زبان میں یہ اخبار 1822ء سے ہی جاری تھا۔ یہ ایک نیم سرکاری اخبار تھا۔

انیسویں صدی میں صحافت

انیسویں صدی میں جو سب سے بڑا اردو اخبار سامنے آیا وہ "دہلی اردو اخبار" تھا اردو کے مشہور و معروف ادیب مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر نے 1836ء میں جاری کیا تھا۔ یہ اخبار اپنے عہد کی عکاسی کرتا تھا۔ جدوجہد آزادی میں مولوی محمد باقر کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا اردو کے پہلے شہید صحافی کے طور پر آپکو موسوم کیا جاتا ہے۔

(۱) خیر خواہ ہند

1837ء میں اترپردیش سے ایک اخبار "خیر خواہ ہند" جاری ہوا۔ یہ ایک مذہبی اخبار تھا۔ جسے ایک پادری نے جاری کیا تھا۔ اس اخبار کا مقصد عیسائیت کی تبلیغ تھا۔

(۲) سید الاخبار

1841ء سے دہلی سے ایک اخبار "سید الاخبار" جاری ہوا۔ جسے سر سید احمد خان کے بڑے بھائی سید محمود نے جاری کیا تھا۔ سید محمود کے انتقال کے بعد سر سید نے اخبار کے ایڈیٹر کے فرائض انجام دیئے۔

(۳) جامع الاخبار

1842ء میں ممبئی سے جامع الاخبار جاری ہوا اسے جنوبی ہند کا پہلا اردو اخبار سمجھا تسلیم کیا جاتا ہے۔ سید رحمت اللہ اس اخبار کے ایڈیٹر تھے

4) لکھنؤ اخبار:

لکھنؤ کا دوسرا اخبار "لکھنؤ اخبار" کے نام سے 1847ء میں جاری ہوا۔ اس کے ایڈیٹر "لال جی" تھے۔

انیسویں صدی میں ان اخبارات کے علاوہ بھی بہت سے اخبارات منظر عام پر آئے جیسا کہ
① کوہ نور (2) مخزن اخبار (3) صدر الاخبار (4) آفتاب عالم تاب

اس کے علاوہ 1877ء میں لکھنؤ سے ایک بڑا اخبار "اودھ پنچ" منظر عام پر آیا۔ اسے منشی سجاد حسین نے "لندن پنچ" کے طرز پر جاری کیا تھا۔ یہ اخبار 35 برس تک جاری رہا۔ 19ویں صدی کے آخر میں ایک اخبار "پیسہ اخبار" کے نام جاری ہوا جسے منشی محبوب عالم نے جاری کیا تھا۔

بیسویں صدی میں اردو صحافت:

20ویں صدی کے آتے آتے سب کچھ بدل چکا تھا۔ سیاسی بیداری اور آزادی کی تحریک تیز ہو چکی تھی۔ دنیا بھر کے حالات میں تیزی سے تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ اردو اخبارات بھی آزمائشوں سے گزر چکے تھے۔ مذہبی، سیاسی، ادبی، ثقافتی، طنزیہ اور مزاحیہ ہر طرح کے اخبارات و رسائل

نول چلے تھے۔ منشی محبوب عالم کا "پیسہ اخبار" اور شیخ غلام محمد کا اخبار "وکیل" امرتسر سے نکلتا تھا۔ جس سے مولانا ابوالکلام آزاد بھی وابستہ رہے۔

1. الہلال اور البلاغ:

اردو صحافت کی تاریخ میں مولانا ابوالکلام آزاد کے جاری کردہ اخبارات "الہلال اور البلاغ" کو فکری اعتبار سے اہم اور معیاری تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی زمانے میں دو اخبارات جاری کیے۔ یہ دو اخبارات اردو صحافت میں بیش بہا اضافے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

2. رسالہ مخزن:

1901ء میں شیخ عبدالقادر نے لاہور سے مخزن جاری کیا۔

3. اردوئے معلیٰ:

اردو کے مشہور و معروف شاعر حسرت موہانی نے 1903ء میں اردوئے معلیٰ اخبار جاری کیا۔ یہ ایک ادبی رسالہ تھا۔ لیکن سیاسی موضوعات پر بھی اس میں مضامین شائع ہوتے تھے۔

4. ہمدرد:

اردو کے عظیم صحافی "مولانا محمد علی جوہر" نے 1912ء میں دہلی سے "ہمدرد" اخبار جاری کیا۔ یہ آغاز حکومت کا نقطہ چین اخبار تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ 1915ء میں یہ اخبار بند ہو گیا اور عرصے بعد پھر جاری ہوا۔

۲۰ ویں صدی اردو صحافت نے بہت زیادہ ترقی کی اور بے شمار اخبارات منظر عام پر آئے۔ ان میں (۱) سرتاج (۲) رہبر دکن (جو بعد میں رہنمائے دکن کہلایا) (۳) سچ (۴) قومی آواز (۵) روزنامہ اقبال (۶) روزنامہ اردو تاعمر ایک طویل مدت سے کامیابی سے شائع ہوتے ہیں۔

آزادی کے بعد اردو اخبارات:

ملک کے ہندوستان کی آزادی کے بعد اخبارات کو پھلنے پھولنے کا موقع ملا اور اخبارات نے تیزی سے ترقی کی۔ ملک کے مختلف صوبوں سے بہت سے اخبارات جاری ہوئے۔ جیسا کہ روزنامہ سیاست، روزنامہ ملاپ، روزنامہ آگ، سہ روزہ دعوت، عوام، سویرا، ہند سماچار، قومی آواز، روزنامہ سالار اور تعمیر ملت تاعمر شائع ہو رہے ہیں۔

مجموعی جائزہ:

ان کے علاوہ سینکڑوں اخبارات جاری ہوئے لیکن ان کی اشاعت مالی مسائل اور قارئین کی کمی کے باعث بند ہو گئی۔ لیکن کچھ اخبارات مختلف مسائل سے نبرد آزما ہو کر آج بھی جاری ہیں۔ اور قابل تحسین خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اردو اخبارات کی ایک طویل تاریخ رہی ہے۔ اردو صحافت نے معاشرے کو ایک خاص ڈگر پر لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور آج بھی کر رہے ہیں۔ جس کا اعتراف ہمیں کھلے دل سے کرنا چاہیے۔

x — x — x — x